اقتدار یا وزارتوں کا نہ کل کوئی شوق تھا اور نہ آج ہے، کسی سے اقتدار کی بھیک نہیں چاہیے۔الطاف حسین

معاہدہ کرینگے تو عزت ووقار کے ساتھ ورنہ اپوزیشن میں بیٹھیں گے، ملک اور سندھ میں امن چاہتے ہیں

نواز شریف ہزاروں معصوم لوگوں کے قاتل ہیں انہیں اس کا حساب دینا ہوگا، نواز شریف کا جنم جرنیلوں کی گود میں ہوا

12 مئی کا واقعہ ایم کیوایم کے خلاف ایک منظّم سازش کا حصہ تھا جس کا مقصد ایم کیوایم کا امیج خراب کرنا تھا

پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے ججوں کی بحالی کا مطالبہ چارٹر آف ڈیموکریسی سے کھلا انحراف ہے

لال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں پارٹی کے اہم اجلاس سے تین گھنٹے طویل ٹیلیفونک خطاب

کراچی۔۔۔27 مارچ 2008ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہمیں اقتدار یا وزارتوں کا نہ کل کوئی شوق تھا اور نہ آج ہے، ہمیں اپنی عزت ووقار اور خودداری سب سے زیادہ عزیز ہے اور ہمیں کسی سے اقتدار کی بھیک نہیں چاہیے۔ ہم معاہدہ کریں گے تو عزت ووقار کے ساتھ ورنہ اپوزیشن میں بیٹھیں گے۔ مسلم لیگ ن کے سربراہ میاں نواز شریف کی جانب سے ایم کیوایم پر لگائے جانے والے الزامات پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نواز شریف کی پیدائش خود جرنیلوں کی گود میں ہوئی اور 11 سال تک ان کی پرورش بھی جرنیلوں کی آغوش میں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ ن کی جانب سے پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے ججوں کی بحالی کا مطالبہ چارٹر آف ڈیموکریسی سے کھلا انحراف ہے۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز کراچی میں پارٹی کے ایک اہم اجلاس سے اپنے تین گھنٹے طویل ٹیلیفونک خطاب میں کیا۔ لال قلعہ گراؤنڈ عزیز آباد میں ہونے والے اس اجلاس میں ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی، حق پرست سینیٹرز، نومنتخب ارکان قومی وصوبائی اسمبلی، ایم کیوایم کی تمام تنظیمی کمیٹیوں، ونگز، ریزیڈینٹس کمیٹیوں کے ارکان اور نائن زیرو کے شعبہ جات کے ارکان نے شرکت کی۔ اجلاس سے اپنے خطاب میں جناب الطاف حسین نے ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال کے حوالے سے تفصیلی اظہار خیال کیا۔ انہوں نے کہا کہ اے پی ایم ایس او سے لیکر مہاجر قومی موومنٹ اور مہاجر قومی موومنٹ سے لیکر متحدہ قومی موومنٹ تک ہمارے ساتھ یہ ہوتا آیا ہے کہ بیشتر سیاسی تجزیہ نگار اپنے تبصروں اور تجزیوں میں ایم کیوایم کا تذکرہ نہیں کرتے اور پاکستان کے عوام کو اس طرح کا تاثر دیا جاتا ہے جیسے ملک میں ایم کیوایم کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے اور اگر ہے تو بہت معمولی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا ہم پاکستانی نہیں ہیں جو ہمارے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار کیا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ یہ سلوک اسلئے بھی کیا جاتا ہے کہ ہمارا تعلق ایک ایسی جماعت سے ہے جو غریب اور ورکنگ کلاس کی نمائندگی کرتی ہے، جو پاکستان کے 98 فیصد غریب ومتوسط طبقہ کے حقوق کیلئے جدوجہد کررہی ہے اور انہیں برابر کا پاکستانی سمجھتی ہے، جو جمہوریت، عدم تشدد، برداشت، اور مساوات پر یقین رکھتی ہے اور جو خواتین اور اقلیتوں کے حقوق کو تسلیم کرتی ہے اور انکے حقوق کیلئے عملی جدوجہد بھی کررہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے پاکستان میں جو سیاسی کلچر رائج ہے اس میں چند خاندانوں کو اقتدار اعلیٰ اور انتظام حکومت کا حقدار سمجھا جاتا ہے اور ملک کا اقتدار چند خاندانوں کے گرد گھوم رہا ہے۔ ایم کیوایم اس فرسودہ جاگیردارانہ نظام کے سانچے میں فٹ نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی تمام جماعتوں میں موروثی سیاست ہے جبکہ ایم کیوایم اس موروثی سیاست اور چند خاندانوں کی حکمرانی کے نظام کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ اس سے مکمل طور پر پاک صاف بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیبلشمنٹ اس ''اسٹیٹس کو'' کو برقرار رکھنا چاہتی ہے جبکہ ایم کیوایم ملک سے اسٹیٹس کو کا خاتمہ چاہتی ہے، وہ جاگیرداروں کے چند خاندانوں کے بجائے غریب ومتوسط طبقہ کے ایماندار، دیانتدار، باصلاحیت اور باکردار افراد کی حکمرانی چاہتی ہے اسی لئے ایم کیوایم کے خلاف طرح طرح کی سازشیں کی جاتی ہیں، اس کے خلاف ملک بھر میں زہریلا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے، طرح طرح کے من گھڑت، بے بنیاد اور شرمناک الزامات لگائے جاتے ہیں تاکہ عوام کو ایم کیوایم سے متنفر کیا جاسکے۔

12 مئی کی سازش

ایم کیوایم کے خلاف 12 مئی کی سازش پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب الطاف حسین نے کہا کہ آج بھی ملک کے بعض بڑے بڑے سیاسی لیڈر نہایت غرور وتمکنت کے لہجے میں کہتے ہیں کہ ہم 12 مئی کے سانحہ کو نہیں بھول سکتے اور اس کا حساب ہونا چاہیے، اس طرح یہ تاثر دیا جاتا ہے جیسے 12 مئی کے واقعہ کی ذمہ دار ایم کیوایم ہے اور اس وقت کے چیف جسٹس افتخار چوہدری کو کراچی نہیں آنے دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایم کیوایم نے 12 مئی کو ریلی کا انعقاد کیا تھا جس کا مقصد یہ تھا کہ ایم کیوایم عدلیہ کی آزادی چاہتی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ عدلیہ کو سیاست میں نہ تو داخل کیا جائے اور نہ ہی سیاسی جماعتوں کو یہ حق دیا جائے کہ وہ عدلیہ میں کسی بھی قسم کی مداخلت کریں تاکہ عدلیہ کی غیر جانبداری پر کوئی آنچ نہ آئے۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف اور ان کی جماعت کے لوگ چیخ چیخ کر کہتے ہیں کہ 12 مئی کے سانحہ کی ذمہ دار ایم کیوایم ہے جبکہ اس روز ایم کیوایم کے 14 کارکنان شہید اور 50 سے زائد زخمی کئے گئے۔ ایم کیوایم کے تمام شہیدوں کی فہرست بمعہ نام، ولدیت اور پتہ کے شائع بھی کی جاچکی ہے جبکہ کسی اور جماعت نے آج تک اپنے جاں بحق

ہونے والے کارکنوں کی فہرست شائع نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر 12 مئی کو ہمارے ذہن میں گڑبڑ کا کوئی منصوبہ ہوتا تو ہم اپنی ریلی میں بزرگوں، خواتین، معصوم بچوں، بچیوں حتیٰ کہ شیرخوار بچوں تک کو نہ لاتے بلکہ ریلی میں صرف نوجوان ہوتے۔ 12 مئی کی سازش سے پردہ اٹھاتے ہوئے جناب الطاف حسین نے کہا کہ 11 مئی کو کراچی میں جماعت اسلامی کے ایک رہنماء کے گھر پر ایک خفیہ اجلاس ہوا جس میں شہر کے جرائم پیشہ افراد اور حقیقی دہشت گرد شریک ہوئے، وہاں انہیں بھاری تعداد میں روپیہ پیسہ دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ تم کل ایم کیوایم کے جھنڈے ہاتھوں میں لیکر ایم کیوایم کی ریلی میں شامل ہوجانا اور ایم کیوایم مخالف جماعتوں کے لوگوں پر فائرنگ کرنا، اگر اس واقعہ میں تم مارے بھی گئے تو تمہارے گھر والوں کو اتنا پیسہ دیا جائے گا جس کا تم تصور بھی نہیں کرسکو گے۔ ان جرائم پیشہ افراد کو اسلحہ جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم ''اسلامی جمعیت طلبہ'' کے ذریعے فراہم کیا گیا اور ساتھ ہی ایم کیوایم کے جھنڈے بھی دیئے گئے تاکہ جب ان لوگوں کی میڈیا کے ذریعے فلم بنائی جائے تو جھنڈوں کے ذریعے دنیا کو یہ بتایا جائے کہ ایم کیوایم کے لوگ مسلح تھے اور فائرنگ انہوں نے کی۔ جناب الطاف حسین نے مزید بتایا کہ دوسری طرف 11 مئی کو انسانی حقوق کمیشن کی چیئرپرسن عاصمہ جہانگیر کا فون لندن میں رابطہ کمیٹی کے رکن محمد انور کے پاس آیا اور انہوں نے کہا کہ آپ کل ریلی نہ نکالیں اور اس کو ملتوی کردیں۔ محمد انور نے انہیں جواب دیا کہ ریلی کی تمام تیاریاں مکمل ہوچکی ہیں، اب ملتوی نہیں کرسکتے اس پر عاصمہ جہانگیر نے کہا کہ کل بہت خون خرابہ ہونے والا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ آخر عاصمہ جہانگیر کو کیسے معلوم ہوا کہ کل خون خرابہ ہوگا؟ اس کا مطلب یہ تھا کہ عاصمہ جہانگیر 12 مئی کی اس سازش سے آگاہ تھیں جو اسٹیبلشمنٹ نے ایم کیوایم کے خلاف تیار کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس غیر جانبدار صحافیوں کی جانب سے 12 مئی کے روز بنائی گئی وڈیو فلم اور تصویریں موجود ہیں جن میں صاف دیکھا جاسکتا ہے کہ کن کن جماعتوں کے مسلح رہنما اور مسلح دہشت گرد جدید ترین اسلحہ سے لوگوں پر فائرنگ کررہے ہیں۔ ہم نے ''کرو واچ'' کے نام سے وڈیو بھی جاری کی جس میں کھلی دہشت گردی، فائرنگ اور جلاؤ گھیراؤ کے یہ تمام مناظر شامل ہیں جس سے ثابت ہے کہ 12 مئی کے واقعہ میں کون ملوث تھا۔ انہوں نے کہا کہ تمام تر حقائق کے باوجود 12 مئی کے واقعہ کو اسٹیبلشمنٹ کی ایماء پر بیشتر میڈیا نے بھی متعصبانہ اور جانبدارانہ انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا جس کا مقصد اس واقعہ کی ساری ذمہ داری ایم کیوایم پر ڈالنا مقصود تھا۔ انہوں نے کہا کہ 12 مئی کا واقعہ ایم کیوایم کے خلاف ایک منظّم سازش کا حصہ تھا جس کا مقصد پاکستان کے عوام اور انٹرنیشنل کمیونٹی کی نظر میں ایم کیوایم کا امیج خراب کرنا تھا اور ملک بھر میں اس کے پھیلتے ہوئے تنظیمی کام کو روکنا تھا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ 12 مئی کے حوالے سے ایک اور بات بھی عوام کیلئے غور طلب ہے کہ تمام سیاسی ومذہبی جماعتوں نے اعلان کیا تھا کہ وہ 12 مئی کو جسٹس افتخار چوہدری کی حمایت میں جلوس نکالیں گی اور جلوسوں کی قیادت انکے قائدین کریں گے لیکن اس دن تمام جماعتوں کے قائدین 12 مئی کو اچانک کیوں غائب ہوگئے تھے؟ اس کے بعد سہراب گوٹھ، اورنگی ٹاؤن اور قائد آباد جانے والے راستوں پر اردو بولنے والوں کو گاڑیوں سے اتار اتار کر ننگا کیا گیا، انہیں بری طرح مارا پیٹا گیا، خواتین کی بیحرمتی کی گئی تاکہ ایک طرف یہ ثابت کیا جائے کہ یہ 12 مئی کا ردعمل ہے اور دوسرے یہ کہ اس میں اردو بولنے والے ملوث ہیں اسی لئے ان سے بدلہ لیا جارہا ہے۔

سانحہ 27، 28 دسمبر 2007ء

27 دسمبر 2007ء کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے جناب الطاف حسین نے کہا کہ اس روز راولپنڈی میں بینظیر بھٹو کو شہید کیا جاتا ہے، اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ قتل کراچی میں ہوا تھا یا راولپنڈی میں؟ کیا وہ قتل مہاجروں نے کیا تھا؟ یہ قتل راولپنڈی میں ہوا تھا لیکن راولپنڈی میں تو اس کا ردعمل نہیں ہوا البتہ اس کے ردعمل کی آڑ میں کراچی میں تین دن تک آگ اور خون کی ہولی کھیلی جاتی رہی، اس دوران انسانوں کو زندہ جلایا گیا، ایک مخصوص طبقہ اور ایم کیوایم کے ہمدردوں کی دکانوں کے تالے توڑ توڑ کر انہیں لوٹا گیا اور پھر جلادیا گیا، فیکٹریوں کو لوٹ کر آگ لگادی گئی، سینکڑوں گاڑیاں اور دیگر املاک نذرآتش کردی گئیں۔ اندرون سندھ بھی ایک مخصوص طبقہ اور ایم کیوایم کے ہمدردوں کی دکانوں اور املاک کو چن چن کر لوٹ لیا گیا یا جلادیا گیا۔ تین دن تک آگ اور خون کی ہولی کھیلی جاتی رہی لیکن نہ پولیس کہیں نظر آئی اور نہ رینجرز، نہ کسی نے انہیں روکا اور نہ ہی انہیں گرفتار کیا گیا۔ اس کا صاف مطلب ہے کہ ان عناصر کو بلاخوف وخطر لوٹ مار اور آگ وخون کی ہولی کھیلنے کی آزادی دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ یہ بھی اسٹیبلشمنٹ کی طاقتور ایجنسیوں کی سازش تھی۔ انہوں نے کہا کہ 27 دسمبر کو جس طرح تین روز تک آگ اور خون کی ہولی کھیلی جاتی رہی اور دہشت گردوں کو جس طرح یہ سب کچھ کرنے کا کھلا لائسنس دیا گیا وہ ہماری آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے لہٰذا یہ صرف ایم کیوایم کے کارکنوں ہی کی نہیں بلکہ قوم کے ایک ایک فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ آگے آئے اور امن دشمن عناصر کی اس سازش سے سب کو آگاہ کرے۔

میاں نواز شریف کے الزامات کا جواب

میاں نواز شریف کی جانب سے لگائے جانے والے مختلف الزامات کا جواب دیتے ہوئے جناب الطاف حسین نے کہا کہ نواز شریف نے 1992ء میں اپنے دورِ حکومت میں اعلان کیا کہ سندھ میں ڈاکہ زنی، اغوا برائے تاوان کی وارداتیں کرنے والوں اور انہیں پناہ دینے والے بااثر لوگوں کے خلاف آپریشن کیا جائے گا، نواز شریف نے قومی اسمبلی میں ان 72 بڑی مچھلیوں کی فہرست پیش بھی کی، چوہدری نثار علی نے بھی یہ فہرست اسمبلی میں کئی بار پیش کی لیکن درحقیقت یہ فوجی آپریشن صرف اور صرف ایم کیو ایم کے خلاف ہوا۔ 19 جون 1992ء کو ایم کیو ایم کے خلاف شروع ہونے والے فوجی آپریشن کے دوران ایم کیو ایم کے ہزاروں کارکنوں کو شہید کر دیا گیا، ہزاروں کو سرکاری ٹارچر سیلوں میں اذیتوں کا نشانہ بنایا گیا، گھروں کو لوٹا گیا، خواتین کی بے حرمتی کی گئی، بستیوں کے محاصرے کئے گئے، تلاشی کے نام پر لوٹ مار کی گئی، چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کیا گیا، اسلحہ کی تلاشی کے نام پر سینکڑوں گھر کھود ڈالے گئے، کونسا ظلم تھا جو نہ ڈھایا گیا اور آج نواز شریف، چوہدری نثار اور مسلم لیگ کے دیگر رہنما ایم کیو ایم کے خلاف زہر اگل رہے ہیں۔ انہوں نے نواز شریف سے سوال کیا کہ آخر ایم کیو ایم کا کیا جرم تھا کہ اس کے خلاف بدترین فوجی آپریشن کیا گیا؟ انہوں نے کہا کہ نواز شریف ہزاروں معصوم لوگوں کے قاتل ہیں اور انہیں اس کا حساب دینا ہوگا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ نواز شریف کہتے ہیں کہ ایم کیو ایم سے اسلئے بات نہیں ہوسکتی کہ وہ پانچ سال تک فوجی حکومت میں شامل رہی۔ انہوں نے کہا کہ جب جنرل پرویز مشرف نے 12 اکتوبر 1999ء کو اقتدار سنبھالا تو ایم کیو ایم کا کوئی فرد ان کی حکومت میں شامل نہیں ہوا لیکن جب 2002ء کے انتخابات ہوئے اور وہ اسمبلی جس میں نواز شریف کی پارٹی کے لوگ بھی پہنچے تھے، ایم کیو ایم ان انتخابات کے نتیجے میں قائم ہونے والی جمہوری حکومت میں شامل ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ نواز شریف ایم کیو ایم پر جنرل پرویز مشرف کا ساتھ دینے کا الزام لگاتے ہیں جبکہ پاکستان کے عوام سمیت پوری دنیا جانتی ہے کہ نواز شریف کا جنم جرنیلوں کی گود میں ہوا اور ان کی پرورش بھی جرنیلوں کی آغوش میں ہوئی۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ نواز شریف کہتے ہیں کہ ایم کیو ایم والے جنرل پرویز مشرف سے ملاقاتیں کرتے ہیں، نواز شریف قوم کو یہ بتائیں کہ جیل سے گھبرا کر اپنے کارکنوں کو چھوڑ کر جنرل پرویز مشرف سے تحریری معاہدہ کر کے اپنی مال و دولت اور خاندان سمیت جیل سے راہِ فرار الطاف حسین نے اختیار کی تھی یا نواز شریف نے؟ انہوں نے کہا کہ نواز شریف پہلے کئی سال تک قسمیں کھا کھا کر قوم سے جھوٹ بولتے رہے کہ میں کسی معاہدے کے تحت بیرون ملک نہیں آیا بلکہ زبردستی بھیجا گیا ہوں لیکن گزشتہ سال انہوں نے اپنے معاہدے کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ میں نے معاہدہ تو کیا تھا لیکن وہ معاہدہ 10 سال کا نہیں بلکہ 5 سال کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگر نواز شریف نے معاہدہ کیا تھا تو قوم سے قسمیں کھا کھا کر یہ جھوٹ کیوں بولا کہ میں نے کوئی معاہدہ نہیں کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے اپنے دور حکومت میں ''قرض اتارو، ملک سنوارو'' کے نام پر بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں سے کہا کہ وہ فارن کرنسی اکاؤنٹ میں رقم جمع کرائیں لیکن ایک روز اچانک یہ فارن کرنسی اکاؤنٹ فریز کر دیا گیا جبکہ اپنے اور اپنے لوگوں کے پیسے راتوں رات نکلوا لئے گئے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ نواز شریف آج عدلیہ کی آزادی کی بات کرتے ہیں لیکن وہ قوم کو جواب دیں کہ ان کے دور حکومت میں سپریم کورٹ کی عمارت پر حملہ کیا الطاف حسین نے کرایا تھا یا نواز شریف کی ایماء پر ان کی جماعت کے دہشت گردوں نے کیا تھا؟

چارٹر آف ڈیموکریسی اور PCO

چارٹر آف ڈیموکریسی کا ذکر کرتے ہوئے جناب الطاف حسین نے کہا کہ چارٹر آف ڈیموکریسی جس پر پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ بینظیر بھٹو اور مسلم لیگ ن کے سربراہ میاں نواز شریف نے قوم کے سامنے دستخط کئے تھے اس کے چیپٹر A کی کلاز نمبر 3 کی ذیلی شقوں میں صاف لکھا ہے کہ ''ججوں اور اعلیٰ عدلیہ کی تقرری کی سفارشات ایک کمیشن کے ذریعے کی جائے گی جس کا چیئرمین چیف جسٹس ہوگا جس نے کبھی بھی پی سی او کے تحت حلف نہ لیا ہو، اسی طرح کمیشن کے ممبر صوبائی ہائیکورٹس کے چیف جسٹس ہوں گے جنہوں نے کبھی بھی پی سی او کے تحت حلف نہ لیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس چارٹر آف ڈیموکریسی پر 14 مئی 2006ء کو دستخط کئے گئے اور اس وقت تک جنرل پرویز مشرف کی جانب سے کوئی دوسرا پی سی او نہیں آیا تھا بلکہ ایک ہی پی سی او تھا جو 2000ء میں آیا تھا جس کے تحت چیف جسٹس افتخار چوہدری اور ان کے دیگر ججوں نے حلف لیا تھا لہٰذا 14 مئی 2006ء کو چارٹر آف ڈیموکریسی میں یہ کلاز ڈالنے کا مقصد یہ تھا کہ پی سی او کے تحت حلف لینے والے ان ججوں کو ہٹایا جائے کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ اگر جنرل پرویز مشرف کے پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے ان ججوں کو نہیں ہٹایا گیا تو یہ جنرل پرویز مشرف کے ساتھ ملکر ان کے خلاف فیصلہ دیدیں گے لیکن نواز شریف اب انہی ججوں کا مقدمہ لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ ن کی جانب سے جنرل پرویز مشرف کے پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے جسٹس افتخار چوہدری اور دیگر ججوں کی بحالی کا مطالبہ چارٹر آف ڈیموکریسی سے کھلا انحراف ہے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ 14 مئی 2006ء کو دونوں جماعتوں کے رہنماؤں کی جانب سے دستخط کردہ اس چارٹر آف ڈیموکریسی کے چیپٹر A کی کلاز نمبر 3 کے سب سیکشن A کے مطابق پی سی او کے تحت حلف اٹھانے والے جسٹس افتخار چوہدری سمیت تمام ججوں کو ہٹا کر سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب جسٹس سعید الزماں

صدیقی، جسٹس ناصر اسلم زاہد، جسٹس وجیہہ الدین، جسٹس مامون قاضی، جسٹس خلیل الرحمٰن اور جسٹس کمال منصور عالم کو واپس لیا جائے جنہوں نے پی سی او کے تحت حلف اٹھانے سے انکار کر دیا تھا یا پھر کمیشن کے ذریعے ایسے ججوں کا تقرر کیا جائے جنہوں نے کبھی پی سی او کے تحت حلف نہ اٹھایا ہو۔

پیپلز پارٹی سے مذاکرات

پیپلز پارٹی سے مذاکرات کے حوالے سے جناب الطاف حسین نے کہا کہ مجھ سے پیپلز پارٹی کے شریک چیئر مین آصف زرداری نے تین مرتبہ بات کی جس کی خبریں میڈیا پر آئیں، وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی نے ٹیلیفون پر بات کی اور حمایت کرنے پر شکریہ ادا کیا وہ خبر بھی میڈیا پر آئی، میں نے قوم سے کچھ نہیں چھپایا، اب میڈیا پر وفاق میں وزارتوں کے بارے میں مختلف خبریں آرہی ہیں۔ جناب الطاف حسین نے واضح الفاظ میں کہا کہ حکومت سازی کے حوالے سے ہم سے ابھی تک کوئی بھی باقاعدہ مذاکرات نہیں ہوئے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ہمیں اقتدار یا وزارتوں کا کوئی شوق نہیں ہے، ہمیں اپنی عزت ووقار اور خودداری سب سے زیادہ عزیز ہے اور ہمیں کسی سے اقتدار کی بھیک نہیں چاہیے۔ ہم معاہدہ کریں گے تو عزت ووقار کے ساتھ ورنہ اپوزیشن میں بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے بعض رہنما کہتے ہیں کہ ایم کیوایم سے اتحاد نہیں ہوگا، انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی والے بھٹو کو پھانسی دینے والوں اور بینظیر بھٹو کو قتل کرنے والوں کی جماعت سے تو ملنے کیلئے تیار ہیں لیکن اپنی سندھ دھرتی کے لوگوں سے ملنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ایک طرف تو جمہوریت کی بات کی جاتی ہے اور دوسری طرف نام نہاد جمہوریت پسند جماعتیں ایم کیوایم کے عوامی مینڈیٹ کو تسلیم کرنے پر تیار نہیں ہیں جسے لاکھوں عوام نے اپنے ووٹوں سے کامیاب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی مینڈیٹ کو تسلیم کرنے سے انکار جمہوریت سے انکار ہے، عوام کے مینڈیٹ سے انکار ہے، 1971ء میں بھی اگر عوام کی اکثریت کا مینڈیٹ مان لیا جاتا تو ملک نہ ٹوٹتا۔

حسینی مشن

جناب الطاف حسین نے کہا کہ باطل پرست قوتوں کا مشن یزیدی مشن ہے جبکہ الطاف حسین کا مشن حسینی مشن ہے۔ جس طرح حضرت امام حسینؑ اور اہل بیت نے سر کٹانا قبول کر لیا لیکن باطل پرست یزیدی حکمرانوں کے آگے سر نہیں جھکایا اسی طرح الطاف حسین کا سر بھی ہمیشہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا ہے، یہ سر نہ پہلے کبھی کسی باطل پرست قوت کے آگے جھکا ہے اور نہ آئندہ جھکے گا۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہمیں اپنی طاقت کے بل پر دبالے گا تو سب سے بڑی طاقت اللہ تعالیٰ کی طاقت ہے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ہم دنیا پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم بھکاری یا غلامی کی ذلت آمیز زندگی گزارنا نہیں چاہتے بلکہ ہم ملک کے برابر کے شہری کی حیثیت سے عزت ووقار کے ساتھ جینا چاہتے ہیں، ہم کسی سے لڑائی، دنگا، فساد نہیں چاہتے بلکہ ہم اس سندھ دھرتی کیلئے اور اس ملک کیلئے امن چاہتے ہیں، کیونکہ امن ہوگا تو معاشی ترقی ہوگی اور خوشحالی ہوگی اور جمہوریت کی گاڑی کا پہیہ بھی چلتا رہے گا۔ جناب الطاف حسین نے اجلاس میں شریک تمام تنظیمی کمیٹیوں کے ارکان سے کہا کہ حق پرستی کی تحریک اور نظریاتی جدوجہد خاندان اور قومیت رشتے سے بالاتر ہوتی ہے لہٰذا تمام زبانیں بولنے والے تحریکی ساتھیوں کو اپنی اپنی قومیت کے باطل پرست اور فسادی عناصر کے سامنے سینہ سپر ہونا ہوگا اور اپنی دھرتی کے حقوق کیلئے میدان عمل میں آکر جدوجہد کرنا ہوگی۔ انہوں نے تمام حق پرست ارکان پارلیمنٹ پر زور دیا کہ وہ ایوانوں میں تحریک کے نظریہ، مشن اور منشور اور عوام کے مسائل ومعاملات کے بارے میں جراتمندی سے اپنا مقدمہ لڑیں۔ اپنے طویل خطاب کے آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو اور پنجتن پاک اور بزرگان دین کے صدقے ہماری مدد فرمائے۔

ہری پور ہزارہ ڈسٹرکٹ کے 8، یوسی ناظمین پر مشتمل وفد کی شعیب احمد بخاری سے ملاقات

کراچی۔۔۔27، مارچ 2008ء۔۔ ہری پور ہزارہ ڈسٹرکٹ کے یوسی ناظمین پر مشتمل 8 رکنی وفد نے بدھ کے روز متحدہ قومی موومنٹ کے مرکز نائن زیرو سے متصل خورشید بیگم میموریل ہال عزیز آباد میں ایم کیوایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن شعیب احمد بخاری سے ملاقات کی۔ وفد میں یوسی بگڑا، سرائے صالح، درویش اور دیگر علاقوں کے یوسی ناظمین ملک فقیر محمد، ملک راشد خان، راجہ ناصر کیانی، سلیم خان، راجہ ناصر کیانی، آصف علی خان، وجاہت علی شاہ اور سعید خان شامل تھے۔ ملاقات میں یوسی ناظمین نے شعیب بخاری سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ کا فکر وفلسفہ اور عملی کردار، عوامی امنگوں اور خواہشات کی ترجمانی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں ایم کیوایم نے پہلی مرتبہ غریب ومتوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کو عام انتخابات میں کامیاب بنا کر ایوانوں میں بھیجا ہے اور اپنے عمل سے ثابت کیا ہے کہ ایم کیوایم غریب ومتوسط طبقہ کے

عوام کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ وفد کے ارکان نے حق پرست قیادت کی جانب سے ملک بھر کے عوام کی بلاامتیاز وتفریق عملی خدمات کو سراہا اور حالیہ انتخابات میں حق پرست امیدواروں کی بھاری اکثریت سے کامیابی کی مبارکباد بھی پیش کی۔

اے پی ایم ایس او کے تحت چھٹا پیغام امن کرکٹ ٹورنامنٹ شروع ہوگیا

ٹورنامنٹ میں ایک ہفتے تک جاری رہے گا، سو ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں

کراچی ۔۔۔27، مارچ 2008ء۔۔۔آل پاکستان متحدہ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن جامعہ کراچی یونٹ کے تحت ویلکا کرکٹ گراؤنڈ میں چھٹا پیغام امن کرکٹ ٹورنامنٹ شروع ہوگیا ہے۔ اس ٹورنامنٹ میں 100 ٹیمیں حصہ لے رہی ہیں اور یہ ٹورنامنٹ ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح حق پرست اراکین سندھ اسمبلی ڈاکٹر محمد علی شاہ اور مزمل قریشی نے کیا۔ اس موقع پر جامعہ کراچی کے پرووائس چانسلر ڈاکٹر اخلاق احمد، رجسٹرار جامعہ کراچی رئیس علوی، اساتذہ کرام اور طلباء کثیر تعداد میں موجود تھے۔ افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے حق پرست ارکان سندھ اسمبلی ڈاکٹر محمد علی شاہ نے ویلکا کرکٹ گراؤنڈ کی تزئین وآرائش کیلئے 30 ہزار روپے عطیہ دینے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ اے پی ایم ایس او ہمیشہ نصابی وغیر نصابی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہی ہے اور چھٹے پیغام امن کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد اے پی ایم ایس او کی ہر شعبے میں مستقل مزاجی کو ثابت کرتا ہے۔ حق پرست رکن سندھ اسمبلی مزمل قریشی نے کہا کہ اے پی ایم ایس او تعلیمی اداروں میں مثبت سرگرمیوں کی بنیادیں رکھتی رہی ہے اور اس کرکٹ ٹورنامنٹ کے انعقاد سے طلبہ میں غیر نصابی سرگرمیوں کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے چھٹے پیغام امن کرکٹ ٹورنامنٹ کے انعقاد پر اے پی ایم ایس او جامعہ کراچی یونٹ کو زبردست مبارکباد بھی پیش کی۔

☆☆☆☆☆